

یورپ کے نوپید مسائل کے شرعی حل کا عظیم شاہکار

فتاویٰ یورپ

تألیف و تالیف

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قادری

انٹرنیشنل اسلامک فاؤنڈیشن ریسرچ سنٹر

مکتبہ عجم نور، دہلی



ALAHAZRAT NETWORK

مخلصیت سٹورک

www.alahazratnetwork.org

بَعَثَ الْجَوَادَ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّادِ

العیاذ باللہ تعالیٰ، زید بے قید کے ایمان و عقیدے میں گمن گن گیا ہے اور وہ بیت کا جراثیم پوری طرح سرایت کر چکا ہے لہذا اس پر قویہ تجدید ایمان اور اگر بیوی رکھتا ہو تو اس سے دوبارہ نکاح ضروری ہے۔ انبیاء علیہم السلام والہ السلام بلاشبہ جنس بشری میں مبعوث ہوئے اور وہ سب جنس بشر سے ہیں

فتاویٰ یورپ ۸۳ کتاب العقائد

نہ ملائکہ کے جنس سے ہیں نہ جنات کے۔ مگر انہیں صرف بشر اور بشر کی طرح کہنا کا زور اور بشر کوں کا طرز و طریقہ برابر ہے۔ قرآن پاک میں جن مقامات پر کافروں اور شیطانوں کے قول کو اصل کیا ہے، مثلاً قَالُوا إِنَّ آتِئْتُمُ الْإِبْرَہِیْمَ وَمِثْلَنَا (ابراہیم آیت ۲۵)۔ هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ (الانبیاء آیت ۲۲) مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ (الزمر آیت ۲۸) مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (اشعرا آیت ۲۱) قَالُوا مَا آمَنَّاكُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (یس آیت ۲۱) مَا تَرَاكَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (معد آیت ۲۱) قَالَ لَعَنَ أَكْثَرُ الْأَسْجَدِ لِیَسْمِیَ (الحجر آیت ۲۵)

حضرت انبیاء کرام علیہم السلام والہ السلام کو صرف بشر ماننا یا اپنے مثل بشر ماننا ان کی توہین ہے جو منہ الشریعہ کفر ہے۔ انبیاء و علیہم السلام کو ہائے اسلاف کرام نے بشر کہا ہے مگر اس طرح

الْبَشَرُ بَشَرٌ لَا كَمَالَهُ الْبَشَرُ كَالْيَاقُوتِ حَجَرٌ لَا كَمَالِ حَجَرٍ

یعنی جن لاریب بشر ہیں لیکن مام بشر کی طرح نہیں۔ اسکی ناقص مثال یہ ہے کہ یاقوت لاریب پتھر ہے مگر مام پتھروں کی طرح نہیں یا قوت و معسل بدخشاں کو صرف پتھر یا مام پتھر کے مثل کہنا اسکی صریح توہین اور ناقدری ہے۔

شفا و شریف جلد ثانی میں ہے۔

وَلَجَمْعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى قَتْلِ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا بِإِذْنِ الْحَافِظِ
مُتَّقِصَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَرَجْمَةِ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا بِإِذْنِ الْحَافِظِ
وَسَابِقَهُ تَقْرِيرُ كَيْسِ كَنْدَه وَخَلِّ كَاتِبِي

اور فتاویٰ شامل جلد ثالث میں ہے

پاس نہ چھائے نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوچھے کرور آگیں ہوں ایک
 تنکے پر داغ نہ آئے کس قدر کی تھی جس میں ابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافروں نے ڈالا کوئی
 پاس نہ پاس کیا تھا گوچن میں رکھ کر پھینکا جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ
 والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی ابرہیم کچھ حاجت ہو۔ فرمایا ہاں۔ مگر نہ تم سے۔ عرض کی پھر اُسی
 سے کیجئے جس سے حاجت ہے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ عَنْ سُوْا اِیَّیْ اِظْہَارِ اَحْتِیاجِ خُودِ اَوْ اِنِّیْ
 چہ حاجت مست ارشاد ہوا یا نَارُ کوئی بُرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ اے آگ ٹھنڈی اور
 سلامتی ہو جا ابرہیم پر اس ارشاد کو سن کر روئے زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ
 شاید بھی سے فرمایا جاتا ہوا اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر اُس کے
 ساتھ وَسَلَامًا کا لفظ نہ فرمایا جاتا کہ ابرہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جاتا تو اتنی ٹھنڈی
 ہو جاتی کہ اُس کی ٹھنڈک ایدہ ابدیتی۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا
 محال کا اثبات اُسے کافرنہ کر دے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا
 ہمارے ہو اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے
 اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے اختلاف بات زبان سے
 نکلے اور ہلاک ہو جائے عقیدہ نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت
 کے لیے وحی بھیجی ہو آمد رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملکہ میں بھی رسول ہیں
 عقیدہ انبیاء سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہو انہ عورت عقیدہ اللہ عزوجل پر
 نبی کا بھیجنا واجب نہیں اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء
 بھیجے عقیدہ نبی ہونے کے لیے اُس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتہ کی معرفت
 ہو یا بلا واسطہ عقیدہ بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں

جہانِ حلال

مفتی احمد یار خاں صاحب



جسٹیم بک ڈپو
پرائیوٹ
لیمٹڈ
جامع مسجد دہلی

کی تین صورتیں ہیں۔ صورت بشری صورت حق، صورت ملکی بشریت کا ذکر انما انا بشر حق کا ذکر ہو
میں ساری فقد ساء الحق جس۔ ہم کو دیکھا حق کو دیکھا۔ صورت ملکی کا ذکر فرمایا بی مع اللہ وقت لا یبصر
وید ملک مقرب ولا نبی مرس بعض وقت ہم کو اللہ سے وہ قرب ہوتا ہے کہ نہ اس میں مقرب فرشتہ
کی گنجائش ہے نہ مرسل نبی کی۔ معراج میں سدرہ جود کی طاقات جبریلی ختم ہوگی مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
بشری طاقت کی ابھی ابتداء تھی اس آیت میں محض ایک صورت کا ذکر ہے :

نویں اس طرح کہ بشر : میں یہ تو فرمایا کہ ہم تم جیسے بشر ہیں یہ نہ فرمایا کہ کس وصف میں تم جیسے ہیں
یعنی جس طرح تم محض بند ہو خدا نہ خدا کے بیٹے نہ خدا کی صفات سے موصوف۔ اسی طرح میں عبد اللہ
ہوں نہ اللہ ہوں نہ ابن اللہ۔ عیسائیوں نے چند معجزات دیکھ کر عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ کہہ دیا۔ تم ہمارے
صد ہا معجزات دیکھ کر یہ نہ کہہ دینا بلکہ عبد اللہ و رسول :

تفسیر کبیر شروع پارہ ۱۲ زیر آیت فقال السلا الذین کفروا قصہ نوح میں ہے کہ نبی بشر اس لئے
ہوتے ہیں کہ اگر فرشتہ ہوتے تو لوگ ان کے معجزات کو ان کی ملکی طاقت پر محمول کر لیتے۔ آپ جب بشر ہو کر
یہ معجزات دکھاتے ہیں تو ان کا کمال معلوم ہوتا ہے۔ غرض کہ انبیاء کی بشریت ان کا کمال ہے لہذا
آیت کا مقصود یہ ہوا کہ ہم تم جیسے بشر ہو کر ایسے کمالات دکھاتے ہیں۔ تم تو دکھا دو :

دسویں اس طرح کہ بہت سے الفاظ وہ ہیں جو پیغمبر اپنے لئے استعمال فرما سکتے ہیں اور وہ ان کا کمال
ہے۔ مگر دوسرا کوئی ان کی شان میں یہ کہے تو گستاخی ہے۔ دیکھو آدم علیہ السلام نے عرض کیا سائنا ظلمنا
انفسنا یونس علیہ السلام نے رب سے عرض کیا اینی کنت من الظالمین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
فرعون سے فرمایا کعلتھار اذ انا من الضالین لیکن کوئی اور اگر ان حضرات کو ظالم یا ضال کہے تو
ایمان سے خارج ہوگا۔ اسی طرح بشر کا لفظ بھی ہے :

(۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متعلق فرمایا واکبرموا آخاکم تم اپنے بھائی (ہمارا) اخرا
کو جس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے بھائی ہیں مگر بڑے بھائی ہیں نہ کہ چھوٹے :
(۳) قرآن فرماتا ہے وانی مدین اخاکم شعیباً وانی ثمود اخاکم ضلیماً وانی عاد
اکھم ھوداً ان آیات میں رب نے انبیاء کرام کو مدین، ثمود اور عاد کا بھائی فرمایا۔ معلوم ہوا کہ
انبیاء اُمتیوں کے بھائی ہوتے ہیں :

تحقیقات

العلماء الكرام والائمة الاحرار
في نبوة سيد الانام محمد
في عالمي الارواح والاجسام

محقق
اشرف العلماء شيخ الحديث
علامہ محمد اشرف سائیں

فَسْئَلُوا أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا بُدِّلَ الْقُرْآنُ ۖ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
وہ لوگ! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں، نحل، ۴۳

فتاویٰ مظہریہ

جلد اول و دوم و سوم
شیخ الاسلام مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

مفتی

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

۲/۶۰۵۔ ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء

ادارہ مسعودیہ

بشر کا انکار قطعیات کا انکار

عبارات مسئلہ

(۱) "ہاں یہاں لباس ضرور بشریت ہے لیکن خوب یاد رہے اور ہر عاقل منصف جانتا ہے کہ لباس لباس کی حقیقت نہیں۔ لباس اور ہے اور لباس اور ہے۔ لباس کو ہی لباس کی حقیقت بتانے والا نجیث اور شریر النفس دین سے جاہل ہے۔"

(۲) "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشری لباس میں ضرور تشریف لائے لیکن آپ کی حقیقت ہرگز ہرگز بشریت نہیں، آپ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے منظر اکمل اور اس کے محبوب جمل ہیں۔"

(۳) "ہاں اس موقع پر یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا جائز نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں اور قرآن عظیم اور کسی متواتر حدیث کریم میں حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کے لئے وارد بھی (نہیں ہوا) نیز یہ دونوں لفظ حاضر و ناظر اپنے ظاہری معنی کے لحاظ سے اللہ عز و جل کے لئے معاذ اللہ نقصان و عیب پر مشتمل ہیں تو اللہ تعالیٰ کے لئے ان کا بولنا الحاد فی اسماء اللہ تعالیٰ ہے جو حکم قرآن مجید ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ تو شہید بصیر ہے اور اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہے یہی عقیدہ رکھنا چاہئے۔"

الجواب

سرکار اقدس کی حقیقت تو نور ہے لیکن حضور انور چوں کہ بشری جنس میں مبعوث ہوئے ہیں اس لئے حضور پر بشر کا اطلاق تو ضرور آتا ہے۔ قل انما انا بشر مثلكم جس پر دلیل قطعی ہے، پس اس کو لباس سے تعبیر کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ ورنہ پھر کسی بشر کو بشر نہ کہیں گے۔ ہاں اسے بے ادب لوگوں کی زبان بند کرنے کے لئے جو حضور کو کہتے ہیں کہ ہم ہی جیسے بشر ہیں اور اس کے ساتھ اور کچھ خرافات بکتے ہیں — — — اصل بخشاں کی ناقص مثال دی جا سکتی ہے کہ باوجود کیدہ پتھر کی جنس سے ہے لیکن اسے پتھر نہیں کہتے اداس میں اس کی اہانت سمجھی جاتی ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی شان اقدس میں کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ بشر ہیں۔

اللہ جل مجدہ کی شان میں حاضر و ناظر کہنا جائز ہے کہ حضور بمعنی علم ہے اور ناظر بمعنی رویت چنانچہ شامی میں ہے :-

فان الحضور بمعنی العلم ما یکون من نجوی ثلثة آلا هو ما بعلم و

الناظر بمعنی الرویۃ۔ الم یعلم بان اللہ یری۔

اور حضور اقدس کو بھی بایں معنی حاضر و ناظر کہا جا سکتا ہے کہ باذن اللہ احوال امت کا علم رکھتے ہیں اور اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں۔ چنانچہ مجمع البرکات میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

Click For More

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

صفحہ	سورۃ	پارہ	مضمون
۵۴۶	الفل	۱۹	عَلِمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ
۶۳۴	فاطر	۲۲	إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَالْخ
۵۴۳	الشعراء	۱۹	أَنْ يَّعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ
۴۶۶	الانبیاء	۱۷	فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
۶۷	البقرة	۳	مَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

انبیاء کرام کو بشارت کہنا طریقہ کفارہ

۳۸۱	الجمہور		قَالَ لَمْ أَكُنْ لِسَجْدٍ لِبَشَرٍ
۴۹۸	ومنون		مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
۴۹۸	=	۱۸	وَلَيْنِ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ
۶۳۹	یس	۲۲	قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا
۸۰۷	التغابن	۲۸	أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكْفُرُوا

رب تعالیٰ جمہور سے پاک ہے

اشرف التفاسیر

تفسیر نعیمی

حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی
اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: امجد خاں نعیمی

ALHAZIRAT NETWORK
| علحضرات نیٹ ورک
www.alhaziratnetwork.org

روح البیان میں فرمایا کہ غیب دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو تجھ سے ماب جیسے کہ عالم ادواح کہ پہلے تو وہاں موجود تھا اور جب تو یہاں آگیا تو وہ تجھ سے ماب ہو گیا اور سراور جس سے تو ماب یعنی وہ تیرے پاس اور تو اس سے دور جیسے حق تعالیٰ کہ وہ ہماری شرک سے بھی زیادہ قریب ہے۔ لیکن ہم اس سے دور ہیں۔

یار نزدیک تر از من من است دیں مجب تر کہ من از دے دورم
اس آیت کے تین معنی ہیں ایک یہ کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں یعنی حق تعالیٰ کو اور مستور و خفیہ کو بغیر دیکھے مانتے ہیں دو سرے یہ کہ وہ غیب یعنی دل سے ایمان لاتے ہیں زبان ظاہر ہے اور دل چھپا ہوا زبان سے تو منافقین بھی ایمان لے آئے تھے۔ مگر وہ قول نہیں۔ لیکن وہ غیب یعنی دل سے ایمان نہ تھا۔ تیسرے یہ کہ غیب میں یعنی مسلمانوں کے پیچھے بھی ایمان لاتے ہیں منافقین مسلمانوں کے سامنے تو کہہ دیتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے مگر آپس میں کافروں سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تو اس میں یہ فرمایا گیا کہ سو سنو وہ ہے جو کہ ہر محل میں یعنی مسلمانوں کے سامنے بھی اور مسلمانوں کے پیچھے بھی ایمان دار ہے۔

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ ماب چیز پر ایمان لانا معتبر ہے نہ کہ ظاہر پر قرآن پاک کے ظاہری حروف کو مان لینا کہ یہ ایک کتاب ہے عربی زبان کی ہے لاہور میں بھی ہے فلاں لکچر پر لکھی گئی ہے یہ ایمان نہیں کیونکہ یہ باتیں بالکل ظاہر ہیں بلکہ قرآن پاک کے پیچھے ہوئے وصف پر ایمان لانا ضروری ہے وہ یہ کہ یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے حضرت جبریل علیہ السلام لائے ہیں حضور علیہ السلام پر آیا ہے کیونکہ لوصف ظاہر محسوس نہیں ہوتے اسی طرح حضور علیہ السلام کے ظاہری صفات کو مان لینا ایمان نہیں کہ وہ بشر تھے مگر مہم میں پیدا ہوئے نہ منور میں قیام فرمایا کھاتے پیتے تھے۔ سیدنا محمد اللہ کے فرزند تھے۔ آمنہ خاتون کے تحت جگر نور نظر تھے۔ کیونکہ یہ تو ان کے ظاہری لوصف ہیں اس کے کفار بھی قائل تھے بلکہ حضور پاک علیہ السلام کے پیچھے ہوئے لوصف کو ماننے کا نام ایمان ہے یعنی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اس کے پیارے ہیں تخت و تاج والے ہیں۔ شفیع اللہ نہیں رحمتہ للعالمین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوصف ظاہر میں محسوس نہیں اس لئے ان کو ماننا ایمان بالغیب ہو گا وہاں یہ اور دین مذہب کا حضور علیہ السلام کی بشریت کے پیچھے پڑ جانا محض بے دینی ہے ان کو بشر ماننا ایمان نہیں۔ بلکہ ان کو مصطفیٰ ماننا رحمتہ للعالمین ماننا ایمان ہے اسی لئے کہ میں پڑھا جاتا ہے۔ محمد رسول اللہ نہ کہ محمد بشر بلکہ حق تو یہ ہے کہ اللہ کو صرف خالق عالم ماننے کا نام بھی ایمان نہیں کیونکہ اس کا خالق و رزاق وغیرہ ہونا مثل ظاہر کے ہے بلکہ اس کو رب محمد رسول اللہ ماننا ایمان ہے اسی لئے حق تعالیٰ نے فرمایا قل هو اللہ احد جس سے معلوم ہوا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لائی ہوئی توحید ایمان ہے اور فرمایا واذا اخذنا منہ منی ادم من ظہورہم جس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے مہدی کے دن ساری لولاد آدم کو اپنی پہچان اس طرح کرائی کہ ہم رب محمد ہیں یہ سب باتیں ایمان بالغیب میں داخل ہیں رب نے اپنی مخلوقات میں فیہو شملت رکھے ہیں۔ ہمارا بدن شملت ہے۔ قلب و روح فیہو شملت اور اس کی سبزی شملت ہے جزا اور درخت کھورس جس کے سوکھ جانے سے درخت خشک ہو جاتا ہے یہ فیہو ہے ایسی ہی ایمانیات کے لئے فیہو شملت ہے ایسے نے آدم علیہ السلام کا ظاہر شملت کی چیز دیکھی یعنی ان کا جسم اور جسم کی سلامت مگر ان کا اندرونی وصف خلافت

عربی
کُنُزُ الْأَمْنِ

القائِمِ الْحَكِيمِ

ترجمہ
از حضرت مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحبہ
تفسیر جنین مراد آبادی
رحمۃ اللہ علیہ

بج کمپنی ملینڈ

لاہور

[illegible]

اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی
نسبت نہیں و ۱۳ اس پر ایمان لاؤ اسکی طاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھر و ۱۴ اپنے فساد و عقیدہ دغل کی و ۱۵ یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لئے فرمایا گیا تاکہ مسموم ہوا
زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا برا ہے کہ قرآن کریم میں شرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا زیادہ خدا میں خرچ کر دینا اسکے ثبات
و استقلال اور صدق و اخلاص میں نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مہم اد ہے تو حید کا مستفاد ہونا اور لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا اس تقدیر پر
یہ ہونگے کہ جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور فسادہ نے اسکے معنی یہ ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے اسکے علاوہ اور بھی اقوال میں و ۱۶ اگر وہ نے
بعد اٹھنے اور نماز کے ملنے کے قابل نہیں و ۱۷ جو منقطع نہ ہوگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت پانچوں بابجوں اور چوبیسوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ ہیں انھیں دبی اجر سے کا جزو

وَدَّاعْبِئًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝ ہم تو فرمائیں گے يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ شَرُّ وَغِيہ ہم تو آپ کی شان بڑھائیں گے آپ انکسار آپ فرما سکتے ہیں نیز اس آیت میں کفار سے خطاب ہے چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا کہ اے کفار تم مجھ سے گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں ۝

شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے اس سے کفار کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود ہے اور دیوبندی بھی کفار میں سے ہی ہیں تو ان سے بھی یہ خطاب ہو سکتا ہے۔ ہم مسلمانوں سے فرمایا اُنْکُزْ بِشَئٍ طَوِیٍّ کے سامنے آئینہ رکھ کر اور خود آئینہ کے پیچھے کھڑے ہو کر بولتے ہیں تاکہ طوطا اپنا عکس آئینہ میں دیکھ کر سمجھے کہ یہ میرے جنس کی آواز ہے۔ انبیائے کرام رب کا آئینہ ہیں آواز و زبان اُن کی ہوتی ہے اور کلام رب کا۔ گفت من آئینہ مصقول دوست۔ یہ عکس کا محافظ ہے ۝

دوسرے اس طرح کہ مِثْلُکُمْ پر آیت ختم نہ ہوئی بلکہ آگے آ رہا ہے یُوْحٰی اِلٰیّٰی کی قید ایسی ہے جیسے ہم کہیں زید دیگر حیوانات کی طرح حیوان ہے مگر ناطق ہے۔ تو ناطق کی قید نے زید اور دیگر حیوانات میں ذاتی فرق پیدا کر دیا۔ اس قید سے زید تو اثرات المخلوقات انسان ہوا۔ اور دوسرے حیوانات اور شے۔ اسی طرح وحی کی صفت نے نبی اور راتعی میں بہت بڑا فرق بتا دیا حیوان اور انسان میں صرف ایک درجہ کا فرق ہے۔ مگر بشریت اور شان مصطفویٰ میں ۲۴ درجہ فرق ہے اولاً بشر پھر موسیٰ پھر عیسیٰ پھر مشقی پھر ولی پھر ابدال پھر اوتاد پھر قطب پھر غوث پھر غوث الاعظم پھر تابعی پھر صحابی پھر مہاجر پھر متدین پھر نبی پھر رحمۃ للعالمین وغیرہ یہ ۲۴ مراتب کا اجمالی ذکر ہے تفصیل دیکھنا ہو تو ہماری کتاب شان حبیب الرحمن میں ملاحظہ کرو۔ تو عام بشر اور مصطفیٰ علیہ السلام میں شرکت کیسی؟ یہ شرکت تو ایسی بھی نہیں جیسی کہ جنس عالی یا کسی عرض عام کے افراد کو انسان سے ہے۔ یہ تو ایسا ہوا کہ کوئی کہے اللہ ہماری طرح موجود ہے اللہ ہماری طرح سچ و بصیر ہے۔ کیونکہ کلامہ موجود و علیم ہر جگہ بولا جاتا ہے جس طرح ہماری موجودیت اور اللہ کی

ہوت کی دو منافی صفتوں میں سے صفت بشریت پر تصور ہے یعنی بندت اللہ تعالیٰ نے
 ان دونوں دعویٰوں کی اس پاک کلام انا اللہ وانا لا اله الا ہذا میں تردید مدد کی ہے کہ یہ
 کی ہے کیونکہ فرمایا ہے کیوں کہ فرمایا ہے کہ ہذا رسول اللہ ہے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں
 مثل مہار سے وحی کی جاتی ہے طہن میر سے پہلے دعویٰ کی تردید یوں ہونی کہ بشریت اور
 رسالت یہ دو غتیں آپس میں منافی نہیں ایک معروف میں جمع ہو سکتی ہیں ان کے ساتھ دعویٰ
 کی تردید بطریق قلب ثابت ہوئی چونکہ جناب صاحب کتاب علی اللہ علیہ السلام حضرت نبی
 میں نہ ہر اکافوں کے متشکل تھے اس واسطے بشر ہونے کو تسلیم کر لیا اور دوسرے دعویٰ
 کی تردید یوں بیان فرمائی کہ بھائے کلمہ انا کے کلمہ انا کا جو ملا کہنے کو اذات نہیں
 بقا فون تبتہ کہ قصہ کلمہ انا کے بعد کے کلام کی جزو اخیر پر ہوتی ہے کہ اصل یہ ہے کہ میں ذریت
 رسالت پر تصور ہوں یعنی بند ہوں بشریت حقیقی مجھ میں نہیں بلکہ ایک دعویٰ کی جو تردید
 بالحق قلب ہمارے ہوئی یعنی کافر کہتے تھے کہ تو بشریت پر تصور تو رسالت تم میں
 تصور یعنی اللہ سایہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ میں رسالت پر تصور میں حقیقی بشریت نہیں
 میں میں ہمارے جواب کا حاصل یہ ہے کہ میں کلمہ بشری میں ہمارے برابر ہوں لیکن فقہا
 ہوں ہوں یا تفسیر اللہ تعالیٰ کے قول و اما محمد ان رسول کے موافق ہے گویا و اما محمد ان رسول
 قل انما انما بشر مثکم لوی ان کی تفسیر کر دیا ہے کیونکہ قرآن شریف کی تفسیر یا خود قرآن شریف کرتا
 سے یا اس شریف اور یہ تفسیر ان کے بھی موافق ہے جو تفسیر خازن اور معاد بشری میں اسی آیت
 فی سب بیان کی ہے وہ ہے قولہ تعالیٰ قل انما انما بشر مثکم قال ابو عاصم رحمہ اللہ
 ما سلم اللہ تعالیٰ ما سلم اللہ علیہ وسلم الموضع للذی یزہی علی حلقہ فرمودہ ہذا
 انما انما آدمی منکم الا انہ صلت بالوحدہ کہ منی اللہ بہ وہو قولہ تعالیٰ وحی الخ
 انما ہے صفت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد
 ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کو تراش کی عظیم دی ہے تاکہ بسبب نور بنی اللہ تعالیٰ کی غلو

قد جاءكم من الله ذنوب كثيرة
 اللہ دیکھ دیا یہ بڑی بڑی گناہیں جو آپ پر آئیں
 صحتی بہ

فصل الشریعہ

از تصنیف تالیف

جناب مولانا محمد امجد علی صاحب

مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

تقریباً ۱۳۰۰ھ

مجله

7

کتابخانه

۱۳۵۶۴

تاریخ

مجله

حکومت اسلامی - اسلام آباد

ناشر

پبلیکیشن

پبلیکیشن اسلام آباد - اسلام آباد

38- اسلام آباد اسلام آباد 7354051

گفتند این یقینی که آن انجلا و روشنی ندارد و گویا بعضی غیر شمولی یقین را یقین استند و این بعضی
مبطل را یقین نیست تا یقین گفتند و جمع دیگر که حده نظر داشتند و مذکور که این زیادتی و نقصان را از
بعضیات یقین است نه نفس یقین و اجزای یقین را غیر از اتم و ناقص گفتند مثل آنکه دو آئینه برابر که
انجلا و نورانیت تفاوت دارند و بعضی بیحد آئینه را که انجلا و زیاده دارد و نمایندگی در عیش تر است
گوید که این آئینه زیاده است از آئینه دیگر که آن انجلا و نمایندگی ندارد و شخص دیگر گوید که هر دو
برابرند زیادت و نقصان ندارند تفاوت در انجلا و نمایندگی است که از صفات آن دو آئینه است
پس نظر شخص ثانی مناسب است و بحقیقت شے مانند نظر شخص اول مخصوص بر ظاهر است و تفاوت
مات زفته و غیره الله الذین امنوا منكم والذین اوفوا العیلة و رجاء این تحقیق که این
اینکه این محقق شده است و غیر از صفات مخالفان که بر عدم زیادتی و نقصان ایمان نموده اند
گشت ایمان عالمه مومنان و جمیع وجه مثل ایمان انبیاء علیهم السلام و التسلکات نشد و
و این انبیاء علیهم السلام و التسلکات که تمام جمعی و نورانی است ثمرات و نتائج ایمان و
و این ایمان عالمه مومنان که طاعت و کدورات دارد و علی کمال است و رجاء و همین ایمان
بل بزرگوار است که کمالی است که حد و زن زیاده از ایمان این است است با اعتبار انجلا و نورانیت
باید داشت و یاد می را راجع به صفات کلام باید ساخت نمی که انبیاء علیهم السلام و التسلکات
بالمه و نفس انسانیت برابرند و حقیقت بذات همه شجذ تفاسیل با اعتبار صفات کلام آمده است
صفات کلامی و عمار و گویا از این خارج است و از خواص و فضایل آن نوعی سؤم با جواب این تفاوت
و نفس انسانیت زیادتی و نقصان را نمی باید و نمیتوان گفت که انسانیت قابل زیادتی و نقصه
است و الله سبحانه و تعالی المذموم للمعنی و الایضا گوید که مراد از تصدیق ایمانی از نوعی تصدیق
منطقی است که شامل یقین است برین تقدیر زیادتی و نقصان را و نفس ایمان گناییش گشت
لیکن صحیح آن است که مراد از تصدیق اینجا یقین و از ایمان قلبی است نه معنی عام که شامل هر

و اینست که در این باب از بعضی کلمات و عبارات که در این باب آمده است

و اینست که در این باب از بعضی کلمات و عبارات که در این باب آمده است

وَكُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَكَأَبَوَاهُ
يَهُودًا أَوْ نَصْرَانًا دَبَّحًا جَسَانًا
اور ہر بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر پھر ماں باپ
اس کے یہودی بناتے ہیں اسے اور نصرانی بناتے ہیں اسے
اور مجوسی کر دیتے ہیں اس کو۔

اور سب میں یہ لیاقت موجود ہونے کی خبر خدا نے بھی دی ہے۔

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قُلُوا بَلٰی عَدُوَّ
کیا نہیں ہوں میں تمہارا رب کہا انہوں نے
البتہ ہے۔

جیسا کہ کوئی کہے کہ جس کسی عقلمند سے پوچھیں کہ کیا دو ایک سے زیادہ نہیں ہیں۔ جواب دے گا ہاں ضرور زیادہ
ہیں۔ اگرچہ تمام عقلمندوں نے کان سے نہ سنا ہو نہ زبان سے کہا ہو لیکن اس جواب کا سچ ہونا سب کے دل
میں ہے۔ جیسا سب آدمیوں کی یہ خلقت ہے خدا کی معرفت بھی سب کی فطرت میں ہے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ
نے فرمایا ہے،

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ
اللَّهُ
اور اگر تو ان سے پوچھے کہ کس نے انہیں پیدا
کیا تو بے شک کہیں گے کہ اللہ نے۔ ۱۰

اور فرمایا ہے،

فَطَرَتِ اللَّهُ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
اور عقلی دلیل اور تجربہ سے بھی معلوم ہے کہ یہ امور پیغمبروں کے ساتھ خاص نہیں۔ اس لیے کہ پیغمبر بھی
آدمی ہیں،

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
کہہ دے اے محمدؐ سوائے اس کے نہیں ہے
کہ میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں۔

یہ راہ جس شخص پر کھلی ہے اور اسے لوگوں کی صلاحیت کی ساری باتیں بتائی ہیں۔ اور وہ ان باتوں کی ہدایت کرتا
ہے تو اس بتائے ہوئے طریقہ کا نام شریعت ہے۔ اور خود اس شخص کو پیغمبر اور اس کے خرق عادت حالات کو
معجزات کہتے ہیں۔ اور اگر وہ شخص مخلوق کو ہدایت دینے میں مصروف نہ ہو تو۔ اسے ولی کہتے ہیں۔ اور اس
کے حالات کو کرامات اور یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کا یہ حال لازماً خلق کو دعوت بھی دے اور ہدایت دینے
میں بھی مشغول ہو۔ بلکہ خدا کی قدرت میں ہے کہ اس کے ذریعہ ہدایت دینے میں اس وجہ سے مشغول نہ کرے کہ
اس وقت شریعت ہو۔ اور لوگوں کو تبلیغ کی ضرورت نہ ہو یا لوگوں کو ہدایت دینے کی شرائط میں نہ ہوں۔ اے عزیز
مجھے چاہیے کہ اولیاء کی ولایت و کرامت پر اعتقاد رکھے۔ یہ جان لینے پر کفایت نہ کرے کہ پہلے تو یہ کام محنت سے تعلق

کہہ رہے ہیں۔ جید سودا کے لقب تھا یوسف ثانی (مشرقی گنگوہی یعنی رشید احمد گنگوہی کے کالے غلام بھی یوسف ثانی ہیں۔ ان کیلئے بھی جواب سچ رکھیں۔ آگے مترقن صاحب بہادر مدظلہ کھڑے ہیں۔ اور بعض معتقد تو کھلے طور پر شریت سے انکار کر چکے ہیں۔ اسی گروہ کے جنہارا زاد اکابر ہی کہتے ہیں "شعری"

تجھے کہہ کوں بشر میں یہ کہاں مری حقیقت۔ میں نہیں پر مردا ہوں تری درشنگ کٹی بہت برے ہیں وہ لوگ جو حضور کی بشریت سے منکر ہیں۔ خارج از اسلام ہیں۔
 وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں۔ ہم اہلسنت و بشریت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر اور نہایتی طرح نہ انہیں ایسا بشر کہنے کے قانگی جو مجر و نادانی میں دوسروں کے برابر ہو۔

اعطینا اب الکوثر۔ بے شک اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں غیر کثر عطا فرمائی۔ مدارج النبوة میں فرمایا۔ مراد بدان غیر کثر است در دنیا و آخرت الخ۔ مراد اس سے دنیا و آخرت کی کثیر نعمتیں ہیں

یہ بات کہ امام احمد رضا اپنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ لکھ چکے ہیں تو بے شک صحیح ہے۔ یقیناً ہر اہل ایمان کے لئے بندہ سرکار مدینہ ہونا فرمے مگر اس سے یہ خبر نکال کر خود کو ان کا بندہ کہنا مبادا اللہ انہیں خدا کہنا ہے یہ مترقن اور اس کی ہمت کی عقل کے ثاباں ہے قرآن میں ہمارے غلاموں کو عبادا بندہ فرمایا گیا۔ وانکھو الایامی امنکم و الصالحین من عبادکم و اما کم یعنی تم میں جو عورتیں بے شرم ہیں ان کو سواہ و دان تمہارے بندوں اور باندیوں میں جو لائق ہیں ان کو عبادا کہو

مترقن بہادر اب یہ الزام خدا کو دو و لا حول و لا قوة الا باللہ العلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس علی المسلم فی۔
 فرمے صدقہ مسلمان پر اس کے بندے اور اس کے گھوڑے بعدیت صحیح بخاری صحیح مسلم اور باقی سب صحاح میں ہے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے صحابہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ علائہ بر سر منبر فرمایا کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کنت خادما۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں حضور کا بندہ کا خدمت گزار تھا۔ یہ حدیث وہاب کے امام الخلیفہ اسماعیل دہلوی کے داد میں پروردگار جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ازالہ بحوالہ البیضاء کتاب الریاض النضرۃ لکھن اور اس سے مستند اور من مشہور شریف میں فقہ فریادری بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔
 لے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عرض کی شعری گفت ما درجہ کر دشمن آنادام پروردے تو اللہ عزوجل فرمائی ہے۔ قُلْ یحادی اُسر فوالی انفسکم لا تقنطو من رحمة اللہ ان اللہ یغفر جمیعاً۔ انہ هو الغفور الرحیم اے محبوب تم اپنی تمام امت سے فرماؤ کہ اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پر فحتم کیا اللہ کی رحمت نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخشتی ہے۔ بے شک وہی ہے بخشتی معربان۔ حضرت موسیٰ منہی نفس سرور مشہور شریف میں فرماتا ہے بندہ خود خاندان احمد و در شاہ۔ جلا عالم را بخوان قُلْ یغیا حرفیہ کہو اے یہ کہ تم کو کرامت اشرف قلی تھانوی حاشیہ شہنام امام کریم کا یہی مطلب ہو نیکی کا بندہ کر گئے کہ تمام جہان رسول صلی اللہ علیہ وسلم مترقن بہادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق اعظم اور مولیٰ کو بھی کیا شرک کا الزام دینگے۔ نیز شاہ ولی اللہ صاحب کہ کیا کہیں گے۔ ا تھانوی صاحب کیلئے کیا کہیں گے۔ اور سنیں محرم من دیوبندی و شہداء

ادبہ نام و کمالات و کرامات و مناقب و شہادت و شہداء و شہداء

بیاد کار: حد و حوالہ مست معتمد اعظم ہند علیہ الرحمۃ و العالی

ماہنامہ المیزان مبینی

سرچہ مست: شیخ الاسلام دار سید محمد مدنی میاں
 ایڈیٹر: سید محمد حبیب مدنی قادیان

احمد رضا خاں

شمارہ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۲۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۴۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۶۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۸۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۲۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۴۔ ۱۶۴۵۔ ۱۶۴۶۔ ۱۶۴۷۔ ۱۶۴۸۔ ۱۶۴۹۔ ۱۶۵۰۔ ۱۶۵۱۔ ۱۶۵۲۔ ۱۶۵۳۔ ۱۶۵۴۔ ۱۶۵۵۔ ۱۶۵۶۔ ۱۶۵۷۔ ۱۶۵۸۔ ۱۶۵۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۶۱۔ ۱۶۶۲۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۴۔ ۱۶۶۵۔ ۱۶۶۶۔ ۱۶۶۷۔ ۱۶۶۸۔ ۱۶۶۹۔ ۱۶۷۰۔ ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۲۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۷۴۔ ۱۶۷۵۔ ۱۶۷۶۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۸۔ ۱۶۷۹۔ ۱۶۸۰۔ ۱۶۸۱۔ ۱۶۸۲۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۴۔ ۱۶۸۵۔ ۱۶۸۶۔ ۱۶۸۷۔ ۱۶۸۸۔ ۱۶۸۹۔ ۱۶۹۰۔ ۱۶۹۱۔ ۱۶۹۲۔ ۱۶۹۳۔ ۱۶۹۴۔ ۱۶۹۵۔ ۱۶۹۶۔ ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۸۔ ۱۶۹۹۔ ۱۷۰۰۔ ۱۷۰۱۔ ۱۷۰۲۔ ۱۷۰۳۔ ۱۷۰۴۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۰۶۔ ۱۷۰۷۔ ۱۷۰۸۔ ۱۷۰۹۔ ۱۷۱۰۔ ۱۷۱۱۔ ۱۷۱۲۔ ۱۷۱۳۔ ۱۷۱۴۔ ۱۷۱۵۔ ۱۷۱۶۔ ۱۷۱۷۔ ۱۷۱۸۔ ۱۷۱۹۔ ۱۷۲۰۔ ۱۷۲۱۔ ۱۷۲۲۔ ۱۷۲۳۔ ۱۷۲۴۔ ۱۷۲۵۔ ۱۷۲۶۔ ۱۷۲۷۔ ۱۷۲۸۔ ۱۷۲۹۔ ۱۷۳۰۔ ۱۷۳۱۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۳۔ ۱۷۳۴۔ ۱۷۳۵۔ ۱۷۳۶۔ ۱۷۳۷۔ ۱۷۳۸۔ ۱۷۳۹۔ ۱۷۴۰۔ ۱۷۴۱۔ ۱۷۴۲۔ ۱۷۴۳۔ ۱۷۴۴۔ ۱۷۴۵۔ ۱۷۴۶۔ ۱۷۴۷۔ ۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹۔ ۱۷۵۰۔ ۱۷۵۱۔ ۱۷۵۲۔ ۱۷۵۳۔ ۱۷۵۴۔ ۱۷۵۵۔ ۱۷۵۶۔ ۱۷۵۷۔ ۱۷۵۸۔ ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۰۔ ۱۷۶۱۔ ۱۷۶۲۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۴۔ ۱۷۶۵۔ ۱۷۶۶۔ ۱۷۶۷۔ ۱۷۶۸۔ ۱۷۶۹۔ ۱۷۷۰۔ ۱۷۷۱۔ ۱۷۷۲۔ ۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴۔ ۱۷۷۵۔ ۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹۔ ۱۷۸۰۔ ۱۷۸۱۔ ۱۷۸۲۔ ۱۷۸۳۔ ۱۷۸۴۔ ۱۷۸۵۔ ۱۷۸۶۔ ۱۷۸۷۔ ۱۷۸۸۔ ۱۷۸۹۔ ۱۷۹۰۔ ۱۷۹۱۔ ۱۷۹۲۔ ۱۷۹۳۔ ۱۷۹۴۔ ۱۷۹۵۔ ۱۷۹۶۔ ۱۷۹۷۔ ۱۷۹۸۔ ۱۷۹۹۔ ۱۸۰۰۔ ۱۸۰۱۔ ۱۸۰۲۔ ۱۸۰۳۔ ۱۸۰۴۔ ۱۸۰۵۔ ۱۸۰۶۔ ۱۸۰۷۔ ۱۸۰۸۔ ۱۸۰۹۔ ۱۸۱۰۔ ۱۸۱۱۔ ۱۸۱۲۔ ۱۸۱۳۔ ۱۸۱۴۔ ۱۸۱۵۔ ۱۸۱۶۔ ۱۸۱۷۔ ۱۸۱۸۔ ۱۸۱۹۔ ۱۸۲۰۔ ۱۸۲۱۔ ۱۸۲۲۔ ۱۸۲۳۔ ۱۸۲۴۔ ۱۸۲۵۔ ۱۸۲۶۔ ۱۸۲۷۔ ۱۸۲۸۔ ۱۸۲۹۔ ۱۸۳۰۔ ۱۸۳۱۔ ۱۸۳۲۔ ۱۸۳۳۔ ۱۸۳۴۔ ۱۸۳۵۔ ۱۸۳۶۔ ۱۸۳۷۔ ۱۸۳۸۔ ۱۸۳۹۔ ۱۸۴۰۔ ۱۸۴۱۔ ۱۸۴۲۔ ۱۸۴۳۔ ۱۸۴۴۔ ۱۸۴۵۔ ۱۸۴۶۔ ۱۸۴۷۔ ۱۸۴۸۔ ۱۸۴۹۔ ۱۸۵۰۔ ۱۸۵۱۔ ۱۸۵۲۔ ۱۸۵۳۔ ۱۸۵۴۔ ۱۸۵۵۔ ۱۸۵۶۔ ۱۸۵۷۔ ۱۸۵۸۔ ۱۸۵۹۔ ۱۸۶۰۔ ۱۸۶۱۔ ۱۸۶۲۔ ۱۸۶۳۔ ۱۸۶۴۔ ۱۸۶۵۔ ۱۸۶۶۔ ۱۸۶۷۔ ۱۸۶۸۔ ۱۸۶۹۔ ۱۸۷۰۔ ۱۸۷۱۔ ۱۸۷۲۔ ۱۸۷۳۔ ۱۸۷۴۔ ۱۸۷۵۔ ۱۸۷۶۔ ۱۸۷۷۔ ۱۸۷۸۔ ۱۸۷۹۔ ۱۸۸۰۔ ۱۸۸۱۔ ۱۸۸۲۔ ۱۸۸۳۔ ۱۸۸۴۔ ۱۸۸۵۔ ۱۸۸۶۔ ۱۸۸۷۔ ۱۸۸۸۔ ۱۸۸۹۔ ۱۸۹۰۔ ۱۸۹۱۔ ۱۸۹۲۔ ۱۸۹۳۔ ۱۸۹۴۔ ۱۸۹۵۔ ۱۸۹۶۔ ۱۸۹۷۔ ۱۸۹۸۔ ۱۸۹۹۔ ۱۹۰۰۔ ۱۹۰۱۔ ۱۹۰۲۔ ۱۹۰۳۔ ۱۹۰۴۔ ۱۹۰۵۔ ۱۹۰۶۔ ۱۹۰۷۔ ۱۹۰۸۔ ۱۹۰۹۔ ۱۹۱۰۔ ۱۹۱۱۔ ۱۹۱۲۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۱۴۔ ۱۹۱۵۔ ۱۹۱۶۔ ۱۹۱۷۔ ۱۹۱۸۔ ۱۹۱۹۔ ۱۹۲۰۔ ۱۹۲۱۔ ۱۹۲۲۔ ۱۹۲۳۔ ۱۹۲۴۔ ۱۹۲۵۔ ۱۹۲۶۔ ۱۹۲۷۔ ۱۹۲۸۔ ۱۹۲۹۔ ۱۹۳۰۔ ۱۹۳۱۔ ۱۹۳۲۔ ۱۹۳۳۔ ۱۹۳۴۔ ۱۹۳۵۔ ۱۹۳۶۔ ۱۹۳۷۔ ۱۹۳۸۔ ۱۹۳۹۔ ۱۹۴۰۔ ۱۹۴۱۔ ۱۹۴۲۔ ۱۹۴۳۔ ۱۹۴۴۔ ۱۹۴۵۔ ۱۹۴۶۔ ۱۹۴۷۔ ۱۹۴۸۔ ۱۹۴۹۔ ۱۹۵۰۔ ۱۹۵۱۔ ۱۹۵۲۔ ۱۹۵۳۔ ۱۹۵۴۔ ۱۹۵۵۔ ۱۹۵۶۔ ۱۹۵۷۔ ۱۹۵۸۔ ۱۹۵۹۔ ۱۹۶۰۔ ۱۹۶۱۔ ۱۹۶۲۔ ۱۹۶۳۔ ۱۹۶۴۔ ۱۹۶۵۔ ۱۹۶۶۔ ۱۹۶۷۔ ۱۹۶۸۔ ۱۹۶۹۔ ۱۹۷۰۔ ۱۹۷۱۔ ۱۹۷۲۔ ۱۹۷۳۔ ۱۹۷۴۔ ۱۹۷۵۔ ۱۹۷۶۔ ۱۹۷۷۔ ۱۹۷۸۔ ۱۹۷۹۔ ۱۹۸۰۔ ۱۹۸۱۔ ۱۹۸۲۔ ۱۹۸۳۔ ۱۹۸۴۔ ۱۹۸۵۔ ۱۹۸۶۔ ۱۹۸۷۔ ۱۹۸۸۔ ۱۹۸۹۔ ۱۹۹۰۔ ۱۹۹۱۔ ۱۹۹۲۔ ۱۹۹۳۔

عقیدہ علم غیب اور علمائے دیوبند کی قلابازیاں

شان رضا قادری ﴿www.deobandimazhab.com﴾

قسط اول

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ! محترم قارئین آپ کی خدمت میں اپنا ایک اور مضمون پیش کر رہا ہوں جو کہ علم غیب جیسے اہم مسئلہ سے متعلق ہے۔ الحمد للہ ہمارا عقیدہ اس مسئلہ پر بالکل واضح و صاف و شفاف ہے جو کہ کتب علماء اہل سنت میں مذکور ہے۔ جیسے خالص الاعتقاد، انباء المصطفیٰ، جاء الحق، توضیح البیان، مقام ولایت و نبوت وغیرہم۔ کیونکہ آج میرے مضمون کا موضوع عقیدہ علم غیب اور علمائے دیوبند کی قلابازیوں سے متعلق ہے اس لئے راقم صرف علم غیب اور علماء دیوبند ہی کا تذکرہ کرے گا۔ لہذا جن صاحب کو ہمارے عقیدہ سے متعلق تفصیل دیکھنی ہو وہ درج بالا کتب کی طرف رجوع کرے۔

قارئین کرام! اس مضمون کے پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ "خدا ساختہ عقیدہ" میں اور "خود ساختہ عقیدہ" میں کتنا فرق ہوتا ہے (یعنی کہ خدا کے بیان کئے ہوئے عقیدے میں تضاد نہیں ہوتا جب کے انگریزوں کے کہنے پر اختیار کئے گئے عقیدہ میں کتنا اختلاف و تضاد ہے)۔ کوئی دیوبندی مولوی کچھ لکھتا ہے اور کوئی کچھ، ایک مولوی صاحب کسی چیز کو ضروری قرار دیتے ہے تو دوسرے اسی کو شرک، ایک کسی چیز کا اثبات کرتے ہیں تو دوسرے صاحب اسی کو سخت توہین قرار دے کر انکار کرتے ہیں۔ ایک مولوی صاحب جس عقیدہ کا اظہار کرتے ہیں تو دوسرے مولوی صاحب اسی کو نصوص قطعیہ کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ غرض ہر طرف ایک الگ ہی حقیق، ایک الگ ہی دنیا و دنیا جو انگریزوں کے

کتابی سلسلہ

مقام اہل سنت کا پاسبان

کلمہ حق

دوماہی مجلہ

بہشتا خیر اشاعت تارخ

جنوری 2014ء

بیض خان نظر

فرید الدہر، وحید العصر، حمزہ الخلف، تاج الحقین، سراج الدین، شیخ الاسلام، المسلمین، خاتمہ العلماء، محمد ثین، سلطان العلماء، المحترمین، برہان العلماء، المصدرین، بحر العلوم، کاشف السرائر، دین العرب، النجم، مفیض الکلمات، الربانی علی العالم علی حضرت امام المسند، مجدد دین و ملت مفتی امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایڈیٹر: عبدالمصطفیٰ رضوی ناشر: غلام صدیق نقشبندی مجددی

یوسف مرشد اکیوریم دکان نمبر 2 گراؤنڈ فلور بالچند رو چیم بالڈنگ نزد فریسکو سٹیشن اینڈ بیکرز شارع لیاقت، برنس روڈ کراچی

منی آرڈر بھیجے کا پیسہ

کلمہ حق حاصل کرنے کے لئے رابطہ نمبر 0324-2311741

سالانہ فیس 240 روپے

قیمت فی شمارہ 30 روپے

پاسبان اہل سنت و جماعت (پاکستان)